© rasailojaraid.com

داعی قرآن اور مرد قلندر ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی رحلت

دنیائے فانی کے بحر پر کتنے ہی افراد پانی کے بلبلوں کی طرح اٹھتے اور مٹتے چلے جا رہے ہیں۔ اَبد سے ازل تک موت وحیات کی کشمکش کا سلسلہ جاری ہے۔ فانی عمر کی چند ساعتیں حقیت میں شفق کی لالی کی سرخی جتنی ہیں اور ابدی زندگی کی شروعات تو قبر کی لحد سے لے کر کروڑوں اربوں سالوں سے بھی زیادہ ہے۔ صرف وہی ہستیاں بحرِ فنا کی سطح پر تادیر قائم رہتی ہیں جنہیں اس حقیقت کا ادراک ہو۔ عظیم اسلامی اسکالر جناب ڈاکٹر اسرار احمد مرحوم مغفور بھی ان نابغہ روزگار ہستیوں میں سے تھے جن کی پوری زندگی جہد مسلسل، دعوت قرآن کو پھیلانے اور اسلامی فلسفے کی ترویج اور دین کی اشاعت کیلئے گزری۔ ڈاکٹر صاحب جیسے باکمال اور منفرد اور گوناگوں صفات کی حامل شخصیت کا احاطہ ایک طالب علم کیلئے ناممکن ہے۔ آج قلم متحیر ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی شخصیت کے کس کس پہلو پر روشنی پہلے ڈالی جائے۔ ڈاکٹر اسرار احمد ابتداء میں جماعت اسلامی کی تحریک سے وابستہ ایک عام کارکن تھے، لیکن اپنی جدت پسند بلکہ حقیقت پسند افتادِ طبع کے باعث جماعت اسلامی سے بالآخر اصولی اختلافات کی بناء پر الگ ہوگئے اور کافی سوچ و بچار کے بعد ان پر یہ حقیقت واشگاف ہوگئی کہ پاکستان جیسے ملک میں انتخابی سیاست کے ذریعے انقلاب لانا ہزار سال میں بھی ناممکن ہے۔ اسلئے انہوں نے پہلے نظریاتی اور دعوتی لحاظ سے رجال کار بنانے کیلئے دعوتِ قرآن پھیلانے کیلئے کمر باندھی اور اپنی صلاحیتوں کے استعمال کے لئے ''تنظیم اسلامی'' اور ''قرآن اکیڈمی'' کے نام سے ایک الگ پلیٹ فارم بنایا۔ اور دن رات قرآن کی دعوت کو پھیلانے کیلئے دروس اور تقریروں کا لامتناہی ان تھک سلسلہ شروع کردیا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے ان کی پراثر، پرمغز اور پُرسوز تقریروں اور قرآنی حلقوں نے خلق خدا کی قسمتوں کی کایا ہی پلٹ دی۔ جس پڑھے لکھے بلکہ ان پڑھ انسان نے بھی ڈاکٹر صاحب مرحوم کی ایک آدھ تقریر سنی تو وہ اس کا گرویدہ ہوگیا۔ یہ ڈاکٹر صاحبؒ کا قرآن کیساتھ عشق اور شغف کا اعجاز ہی تھا کہ دعوتِ قرآن اور ڈاکٹر صاحب کا نام پاکستان اور دوسرے ممالک میں لازم و ملزوم بن گئے۔ گو کہ ڈاکٹر صاحب کی اپنی علمی تفردات اور ذاتی آراء سے کئی حلقوں کو اختلاف بھی رہا لیکن یہ حقیقت ہے کہ اس گئے گزرے بے دین اور خصوصاً قرآن سے دور بھاگے ہوئے معاشرے میں دعوتِ قرآن کو پھیلانا اور اس کو عوام میں سمجھانا اور قرآن فہمی کا ذوق پیدا کرانا ڈاکٹر صاحبؒ کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر صاحب نے نظام خلافت کیلئے بھی کافی جدوجہد کی۔ پاکستان میں علامہ اقبالؒ کی حکمت اور فلسفہ پر آپ ایک اتھارٹی کی حیثیت رکھتے تھے۔ قرآنی آیات اور اقبالؒ کے اشعار آپکے تقریروں کا خاصہ تھے۔ ڈاکٹر صاحبؒ نہایت باوقار، پراثر علمی شخصیت تھے۔ حضرت مولانا عبدالحقؒ اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کیساتھ کئی دینی تحریکوں میں کھل کر حمایت کی۔ خصوصاً ''شریعت بل'' کی تحریک اور ''ملی یکجہتی کونسل'' اور سب سے بڑھ کر ''پاک افغان ڈیفنس کونسل'' کے پلیٹ فارم پر بھی آپ نے اپنی توانا آواز کو ہمارے ساتھ بلند رکھا۔ ڈاکٹر صاحب جیسی بڑی عبقری قومی، ملی، علمی اور تاریخی شخصیت کا بچھڑنا پاکستان اور خصوصاً دینی حلقوں کیلئے انتہائی دکھ اور درد کی علامت ہے۔ ادارہ حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم کے باکمال فرزندوں اور انکے ادارے کیساتھ درد و رنج کے اس موقع پر دلی تعزیت کرتا ہے۔

© rasailojaraid.com